

تمباکو نوشی: مباح یا حرام؟

ڈاکٹر عطا الرحمن

تمباکو نوشی اسلام کے نزدیک حرام ہے، مکروہ ہے، یا مباح ہے؟ اس کے انسانی زندگی، انسانی صحت اور مستقبل پر کیا اثرات ہیں؟ مختلف ملکوں میں زمینی حقائق کیا ہیں؟ اس سے بچنے کے لیے کیا طریقے اختیار کیے جاسکتے ہیں؟ اس کے لوگ عادی کیوں ہوتے ہیں؟ حکومتیں کیوں بے بس ہیں؟ عالمی اداروں کی طرف سے اس کو روکنے کے لیے جن جرأت مندانہ اقدامات کی ضرورت ہے وہ کیوں نہیں ہو رہے؟ سگریٹ کے کارخانے داروں کے ہاتھ میں انسان یرغمال کیوں ہے؟ انسان کا اپنا عمل ہلاکت خیز کیوں نہ ہو، عادت بن جانے کے بعد سو بہانے تراشتا ہے کہ جو کچھ کر رہا ہوں بالکل ٹھیک ہے۔ علما کو تو چھوڑیں جن ڈاکٹروں نے تجربات، مشاہدے اور سالہا سال کے واضح ریکارڈ کے بعد سر کی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ یہ کتنی ہلاکت خیز عادت ہے، وہ بھی اس کو خیر باد کہنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

۱۹۹۶ء میں ملائیشیا میں ڈاکٹروں کی کانفرنس سے پروفیسر ڈاکٹر محمد علی بار، رائل کالج آف فزیشنز برطانیہ اس موضوع پر خطاب کر رہے تھے اور سعودی عرب میں اس کے اثرات بیان کرتے ہوئے ایک بچی کا ذکر کیا جس کے والد نے اس کو بچپن سے شیشے (چلم) کا عادی بنایا تھا۔ عین جوانی میں ۱۹ سال کی عمر میں سینے کے کینسر سے اس کا انتقال ہوا۔ الم ناک موت کا منظر تصاویر کی شکل میں دکھا بھی رہے تھے۔ اس وقت انھوں نے بتایا کہ ۱۶ لاکھ افراد اسی طرح تمباکو نوشی سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ رسالہ الی اطباء مصر (ص ۲۵) میں لکھتے ہیں کہ: ”تمباکو نوشی کے نقصان وہ ہونے میں کوئی اختلاف نہیں رہا، بلکہ صحت پر تمباکو نوشی کے بڑے اثرات اب طاعون، ہیضے،

چچک، تپ دق اور جذام، سب کے اکٹھے خطرات سے بھی زیادہ خطرناک سمجھے جاتے ہیں۔ صحت پر تمباکو نوشی کے مضر اثرات بڑے خوف ناک اور مہلک ہوتے ہیں، کیونکہ لاکھوں انسان ہر سال تمباکو نوشی کی وجہ سے مر رہے ہیں، جب کہ کروڑوں انسان اس کی وجہ سے کئی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو کر کرب اور اذیت کی مسلسل زندگی گزارنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

تمباکو نوشی سے لاحق ہونے والے مختلف امراض میں (نظام تنفس میں) پھیپھڑے کا کینسر، گلے کا کینسر، نمونیا، ضیق دم۔ (دل و گردش خون کے نظام میں) دل کا انجماد، اچانک موت، اعضا میں دوران خون کا انجماد۔ (نظام ہضم میں) ہونٹ، منہ، گلے، نخرے، معدے اور آنتوں کا کینسر۔ (نظام بول) مٹانے کے زخم اور کینسر، گردن کا سرطان۔ (حاملہ عورت اور بچے میں) حمل کا کثرت سے ساقط ہونا، بچے کا وزن کم ہونا، موت ہو جانا، نمونیا۔ (دیگر امراض میں) آنکھوں کے عضلات میں سوزش، اندھاپن، دمہ، جلد کی سوزش، ناک، کان اور گلے کی بیماریاں، بلڈ پریشر کے خطرات، شوگر، کولسٹرول کا اضافہ، موٹاپا وغیرہ شامل ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد علی لکھتے ہیں کہ پنڈلیوں کی شریانوں کے بیماروں میں ۹۵ فی صد تمباکو نوش ہوتے ہیں۔ امراض میں تمباکو نوشوں کا مبتلا ہونا ۱۰ گنا زیادہ ہے اور اعداد و شمار سے پتا چلتا ہے کہ ہر تین تمباکو نوشوں میں سے ایک کی موت تمباکو نوشی سے واقع ہوتی ہے۔ (ماخوذ:

صحت پر تمباکو نوشی کے اثرات، مؤلفہ ڈاکٹر محمد علی بار)

پروفیسر ڈاکٹر عبدالعزیز سامی پروفیسر امراض سینہ اور میڈیکل کالج قاہرہ یونیورسٹی کے پرنسپل لکھتے ہیں کہ تمباکو نوشوں کے ساتھ رہنے والا ایک گھنٹے میں جتنا تمباکو سونگھتا ہے، وہ ایک سگریٹ پینے کے برابر ہے۔ انھوں نے درج بالا عام امراض کی ہلاکت خیزی کی توثیق کی ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر شریف عمر جراحہ سرطان کے شعبے سے وابستہ ہیں، کا کہنا ہے کہ قاہرہ یونیورسٹی میں تمباکو نوش عورتوں میں بچوں کی قبل از وقت ولادت یا ولادت کے دوران اموات دوسری خواتین کی نسبت ۲۸ فی صد زیادہ ہوتی ہیں۔ ناڑ کے ذریعے مضر اثرات بچوں میں منتقل ہوتے ہیں، اور یہ اثرات ولادت کے بعد ۱۱ سال تک رہتے ہیں۔ دنیا بھر کے طب کے ماہرین ان تمام اثرات کی تائید کرتے ہیں۔

پاکستان میں اسلامی نظریاتی کونسل نے سگریٹ نوشی کو ممنوع قرار دینے کے لیے فتویٰ ۲۶ مئی ۲۰۰۰ء کو جاری کیا۔ اس کے علاوہ تین آرڈیمنس جاری کیے گئے جو تشہیر اور عوامی جگہوں پر سگریٹ نوشی کی ممانعت سے متعلق ہیں۔ نسوار، پان، حقہ اور سگریٹ وہ مشہور جانے پہچانے طریقے ہیں جن میں تمباکو استعمال کیا جاتا ہے اور اس طرح انسانی صحت کو تباہ کیا جاتا ہے۔

تمباکو نوشی کا شرعی حکم

تمباکو نوشی کی شرعی احکام کی پانچ نوعیتیں ہیں: وجوب، حرمت، کراہت، استحباب اور اباحت۔ ان میں سے کسی حکم کے تحت لانے سے متعلق کوئی صریح نص نہ ہونے کی وجہ سے فقہاء میں اختلاف تھا۔ کچھ نے تمباکو نوشی کو حرام، کچھ نے مکروہ اور کچھ نے اس کو مباح کہا ہے۔ ایک موقف یہ بھی ہے کہ حکم کچھ بھی ہو، انسداد ضروری ہے۔

● تمباکو نوشی حرام ہونے کے دلائل: حرام سے مراد ایک ایسا معاملہ ہے جس کے نہ کرنے کا بندے کو حکم ہے اور اس کے لیے لازم ہے کہ وہ اس کام کو چھوڑ دے۔ اس کی ممانعت کی گئی ہو اور اس کے کرنے والے کو سخت سزا دی جاتی ہو۔ شرط یہ ہے کہ کتاب اللہ کی ایسی دلیل سے ثابت ہو جو قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت ہو، یعنی اس سے کسی چیز کے حرام ہونے کے سوا کوئی دوسرا مفہوم لینے کا امکان نہ ہو۔ اس کے کرنے سے کئی خرابیاں اور نقصانات ہوتے ہوں، جیسے زنا، چوری، سود، شراب، خون کے پینے اور لوگوں کے مال کو ناجائز طریقے سے کھانے کی حرمت ہے۔ ان کے بارے میں صریح احکامات قرآن میں موجود ہیں۔ **حرام لغیرہ**، اس سے مراد ایسا حرام ہے جس کی صریح اور قطعی نص موجود نہ ہو لیکن **ومحرم لعینہ** کا ذریعہ بنتا ہو، یعنی وہ اثرات کے اعتبار سے ایسے ہوں جیسے حرام چیزوں کے اثرات ہوتے ہیں۔ اسلام کا مقصد (مقاصد الشریعہ علامہ شاطبی نے الموافقات میں بیان کیے ہیں) جان، مال، عقیدہ نسل اور عقل کا تحفظ ہے۔ ان کو بگاڑنے یا ضائع کرنے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ خود کو ضرر دو اور نہ دوسرے کو ضرر دو (ابن ماجہ، دارقطنی، مرفوعاً، جب کہ مالک سے مرسل)۔ **لا ضرر ولا ضرار** کا عام مفہوم یہ ہے کہ نقصان نہ پہنچاؤ۔ مریض کے لیے پانی مضر ہو تو وضو معاف، مسافر

کے لیے روزہ معاف، احرام کی پابندیاں معاف، حلق (سرمنڈوانا) کے بجائے فدیہ دے دے۔ حضرت عباسؓ سے مرفوع روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا دین اللہ کو پسند ہے تو آپ نے فرمایا: آسان حنفیت۔ ضرر کا شریعت میں وجود نہیں اور ممنوع ہے۔ اس لیے تمباکو نوشی سے جان کو نقصان دینا حرام ہوگا کیونکہ خود کو اور دوسروں کو ضرر دینا ممنوع ہے۔

۲- مال کے ضیاع کا سبب: تمباکو نوشی مال کی تنہا ہی اور ضیاع کا ذریعہ ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ اکثر نے مال کے ضیاع سے اسراف مراد لی ہے اور کچھ نے اس اسراف کو حرام چیز پر صرف کرنے تک کا مطلب لیا ہے۔ زیادہ قوی بات یہی ہے کہ جس دینی یا دنیاوی غرض کے لیے مال صرف کرنے کی شرعاً اجازت نہیں دی گئی وہ ممنوع ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مال بندوں کے مصالح کی تکمیل کا ذریعہ بنایا ہے اور فضول خرچی سے یہ مصالح ضائع ہوتے ہیں۔ (فتوح الباری فی شرح صحیح بخاری، ج ۱۰، ص ۲۳۰)

مال کا اس سے زیادہ ضیاع اور کیا ہوگا کہ تمباکو خرید جائے جو دھواں، راکھ اور بیماری کی شکل اختیار کر لے اور انسان کی زندگی کا چراغ گل کر دے۔ سورہ حدید کی آیت ۱۷، جس میں فرمایا گیا کہ تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور جو مال تمہیں دیا گیا ہے اس کو خرچ کرو۔ علامہ قرطبی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں: معلوم ہوا اصل ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ انسان کو اللہ کی پسند کے مطابق خرچ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے تاکہ جنت بھی صلے میں ملے۔ (تفسیر قرطبی، ج ۱۰، ص ۲۴۷)

تمباکو خریدنا مال کا ضیاع ہے، جب کہ اس فرد کو اور اس کے رشتہ داروں کو رقم کی ضرورت ہو۔ حضرت عمرو بن العاص سے ابوداؤد میں روایت کی گئی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کا یہ جرم کافی ہے کہ وہ اپنے زیر کفالت لوگوں کو ضائع کرے۔ سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”ان کے لیے پاکیزہ چیزیں وہ حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے“ (۱۵۷:۷)۔ کسی چیز کے ناپاک اور ناگوار ہونے کی وجہ سے اس کی حرمت ہوتی ہے۔ گندی بو تو تمباکو کی سب سے ہلکی خرابی ہے ورنہ اس سے پیدا ہونے والی بیماریاں، خرابیاں تو حد درجہ خطرناک اور مہلک ہیں۔ یوں تمباکو اپنے کڑوے مزے، شدید بدبو، سنگین نقصان، مہلک نتائج کی

بنا پر حد درجہ خطرناک اور مہلک ہے، اس لیے یہ حرام ہوگا۔

تمباکو نوشی پر مال کو خرچ کرنا بے موقع بھی ہے اور بلا ضرورت بھی۔ اس لیے کہ اسراف حرام ہے۔ اس بنیاد پر تمباکو نوشی حرام ہے اور حد درجہ خطرناک۔

۳- مضر صحت ہونا: صحت کو نقصان پہنچانے کے سبب سے اس کی حرمت ثابت ہے۔ قرآن کریم، حدیث نبوی، شرعی قواعد اور قابل اعتماد شرعی نصوص سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ صحت کے لیے جو چیز نقصان دہ ہے اس کا استعمال مکروہ تحریمی یا حرام ہے۔

جامعہ ازہر کی فتویٰ کمیٹی نے فتویٰ دیا ہے کہ تمباکو نوشی ناپسندیدہ عادت اور حرام ہے۔ یہ فتویٰ الجمہوریہ اخبار میں ۲۲ مارچ ۱۹۷۹ء کو شائع ہوا۔ ڈاکٹر زکریا اور ڈاکٹر محمد طیب نجار نے صحت کے لیے اس کے مضر ہونے پر ڈاکٹروں کے اتفاق کی وجہ سے اس کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے (یہ اسلامک ریسرچ اکیڈمی مصر کے رکن ہیں)۔ جدید طبی تحقیقات نے اس کے سخت نقصانات کو ثابت کر دیا ہے اور ان تحقیقات کو بہت سی حکومتوں نے تسلیم کرتے ہوئے عوامی مقامات اور اجتماعات میں اس کے پینے کو ممنوع قرار دیا ہے۔

تمباکو نوشی پر عالمی ادارہ صحت کی کانفرنس جنیوا میں دسمبر ۱۹۷۴ء میں منعقد ہوئی۔ طب کے پروفیسر، سائنسی تحقیق اور حفظان صحت کے فروغ کے اداروں کے ماہرین کی بڑی تعداد نے عالمی بنیادوں پر شرکت کی۔ کانفرنس میں متفقہ طور پر طے کیا کہ پھیپھڑوں کے سرطان، نمونیا، ضیق دم، دل کے دوران خون کی بندش اور کناروں میں خون کی بندش، جسم کے بہت سے مقامات کا سرطان، اسقاطِ حمل، مردہ بچوں کی پیدائش، بچوں کی قبل از وقت اموات، موت کے اہم ترین سبب ہیں، جن کی بڑی وجہ تمباکو نوشی ہے۔ سگریٹ سے اٹھنے والے دھوئیں میں کینسر کا مواد اور اشتعال انگیز مادہ پایا جاتا ہے۔ پتھالوجیکل تحقیقات سے پتا چلتا ہے کہ قیر، نکوٹین اور کاربن مونو آکسائیڈ خلیوں میں کینسر بنانے والی غیر طبعی تبدیلیاں پیدا کرتی ہیں۔ (تمباکو نوشی کا شرعی حکم، عالمی ادارہ صحت، ص ۹۱)

۴- عقل کے لیے نقصان دہ ہونے کی وجہ سے حرمت (عقل کا تحفظ مقاصد الشریعہ میں سے ہے): ایسے دلائل موجود ہیں کہ دماغ کی خوئی نالیوں کے امراض کا سبب تمباکو نوشی ہے۔

امریکا میں وسیع پیمانے پر تحقیقات ثابت کرتی ہیں کہ تمباکو نوشی کی اموات کا تناسب اس سبب سے بہت زیادہ ہے۔ (تمباکو نوشی کا شرعی حکم، عالمی ادارہ صحت تمباکو، ص ۹۳)

— جان، مال، صحت اور عقل پر ثابت شدہ حقائق کے روشنی میں علما نے حرمت کا فتویٰ، مصر میں فقہا احناف نے تمباکو نوشی کے حرام ہونے کی تصریح یا اشارہ کیا یا اسے مکروہ تحریمی کے دائرے میں رکھا۔ ان میں فقہا احناف ۱۳، شافعیہ ۷، مالکیہ ۶ اور حنابلہ ۵ ہیں۔

— اکتوبر ۱۹۸۴ء کے مجلہ التصوف نے جامعہ ازہر کی فتویٰ کمیٹی کا فتویٰ شائع کیا کہ ان وجوہ کی بنا پر ہماری رائے ہے کہ تمباکو کا پینا، اس کی درآمد و برآمد اور تجارت سب حرام ہے۔

— منشیات کی انسداد کی عالمی اسلامی کانفرنس جو مدینہ منورہ میں ۲۷ تا ۳۰ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۲ تا ۲۵ مارچ ۱۹۸۲ء منعقد ہوئی، اس کانفرنس میں شریک علما نے بالاجماع تمباکو کے استعمال، اس کی کاشت اور تجارت کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ (تمباکو کی کاشت میں جو کیڑے مار دوا استعمال ہوتی ہے اور اس سے کسانوں کی ہلاکت کے اعداد شمار بھیجا تک ہیں جو ۱۹۹۶ء میں ڈاکٹر محمد علی البار نے ملائیشیا میں پیش کیے)۔

— سعودی عرب کے سابق مفتی اکبر شیخ محمد ابراہیم آل شیخ کے فتوے میں کہا گیا ہے کہ تمباکو کے ناپاک ہونے، بدبودار ہونے اور بعض اوقات نشہ آور اور خواب آور ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس لیے صحیح روایات اور صریح عقل اور ثقہ ڈاکٹروں کی آرا کے مطابق اس کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ یہ فتویٰ سات قسم کے اسباب کی وجہ سے دیا گیا: ○ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ صحت کے لیے مضر ہے ○ خواب آور اور نشہ آور ہے (مسکر ہونے کی بنیاد پر) ○ بدبودار ہے، لہسن اور پیاز والی احادیث سے مماثلت ہے، دوسروں کو تکلیف دیتی ہے ○ فضول خرچی ہے، نصوص صریحہ سے ثابت ہے ○ ناپاک ہے (خبائث والی آیات کے سبب سے) ○ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اپنی جانوں کو قتل نہ کرو (البقرہ ۲: ۱۹۵)، لہذا جان کا قتل ہے ○ ضرر ہے، نہ خود کو ضرر دو، نہ دوسرے کو ضرر دو (حدیث کے سبب)۔

ان علما نے تمباکو نوشی کو حرام قرار دیا ہے۔

۵- مباح قرار دینے والے علما کا موقف: یہ زیادہ تر ان افراد کا موقف رہا جن کے

سامنے طبی تحقیقات اور صحت کے جائزے نہیں آئے اور یہ گروہ قدیم علما کا ہے۔ انھوں نے فقہ کے ان اصولوں کو سامنے رکھا کہ اشیا کا اصل حکم جواز ہے، اور فائدہ مند چیزوں کا اصل حکم ان کے استعمال کا جواز، اور نقصان دہ چیزوں کا اصل حکم ممانعت اور حرمت ہے۔ ان اصولوں کا تجزیہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ پہلے اصول میں ایک گروہ کا خیال ہے کہ فائدہ مند اور نقصان دہ چیزوں کے اضافے کے الفاظ سے تو پھر نقصان دہ چیزوں کا حکم حرمت ہونا چاہیے۔ جیسے دوسرے اصول میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس وقت ایسا کوئی گروہ ممکن نہیں جو موجودہ حقائق کا مطالعہ کرے تو اس کی اباحت پر قائم رہے۔

۶- تمباکو نوشی مکروہ ہے: اس پر جن علما کا فتویٰ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اُس وقت تک طب کی تحقیقات اتنی مکمل نہیں تھیں کہ ان پر ایسا کوئی موقف اختیار کیا جاسکتا، مثلاً مولانا کفایت اللہ (کفایت المفتی، جلد نم، ص ۱۲۰، آٹھواں باب، کتاب الخطر والاباحۃ) ۱۹۳۷ء کئی سوالات کے جواب میں علیحدہ علیحدہ فرماتے ہیں: ”حقہ پینا فی حد ذاته (اپنے حدود میں) مباح ہے، مگر بدبو کی وجہ سے کراہت آتی ہے۔ کَلِّهِ حَتَّىٰ تَجِدَ مَا يَنْبَغُ لَكَ مِنْهُ“ (اپنے حدود اگر منہ میں بدبو باقی ہو تو بے شک مسجد میں آنا اور امامت کرنا مکروہ ہے، ورنہ نہیں۔ سوال کرنے والے چونکہ دلائل ایسے دیتے کہ تمباکو نوشی آدنی نہیں، اور نہ زہریات میں سے ہے۔ صرف بدبو ہوتی ہے۔ اسراف میں بھی اس لیے نہیں آتا کہ پانی اور خوراک پر خرچ تو زندگی کے لیے ضروری ہے مگر گرمیوں میں شربت کا پینا استحقاق اور استراحت طبع (راحت جان) کے لیے ہے۔ اگر حقہ پینا داخل اسراف ہو تو پھر تمباکو نوشی کے اور ذرائع بھی اسراف کے زمرے میں آئیں گے اور ایک وجہ علما کا اختلاف بھی ہے۔ اس لیے انھوں نے صرف بدبو کی بنیاد پر مکروہ قرار دیا۔

مولانا گوہر رحمنؒ ایک سوال: کیا نسوار اور سگریٹ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ کے جواب میں رقم طراز ہیں: نسوار اور سگریٹ صحت کے لیے مضر ہیں اور مکروہ ہیں۔ ان کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے۔ لیکن ان کے استعمال سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ الا یہ کہ بے ہوشی طاری ہو جائے۔ (تفہیم المسائل، جلد چہارم، ص ۳۱۲، ستمبر ۱۹۹۷ء)

جامع المسائل میں شیعہ عالم فاضل لنگرانی، ص ۳۴۷ سوال نمبر ۱۴، منشیات کے

باب میں فرماتے ہیں: سگریٹ (دخانیات بھی) اگر منشیات کا زینہ فراہم کرے تو جائز نہیں۔ سوال نمبر ۲۰ میں فرماتے ہیں: اگر کسی ایسے ضرر کا باعث ہوا جو تشویش ناک ہو تو جائز نہیں۔ حرام کرنے والے علما کے بالمقابل جو دلائل دیے گئے ہیں وہ تین ہیں:

- ۱- چار اصل ماخذوں میں سے کوئی دلیل صریح جو نام لے کر اس کی حرمت کا ذکر کرے، قرآن، حدیث، اجماع، اور قیاس سے ثابت نہیں، اس لیے مباح ہے۔
- ۲- اشیا کا اصل حکم جواز ہے، اس لیے تمباکو نوشی اس میں شامل ہے۔
- ۳- تمباکو نوشی مفید ہے نہ کہ مضر (ان کی رائے ہے)، اور منافع کا اصل حکم ان کے استعمال کا جائز ہونا ہے اور نقصانات کا اصل حکم حرمت ہے۔

بہر حال ان دلائل کا رد اور جواب جو دیا گیا ہے، یہ گروہ زیادہ سے زیادہ اس کو مکروہ قرار دیتا ہے۔ بعض اوقات ہر فرد کی مالی حالت، اس کی صحت اور مزاحمت کی طاقت پر رائے کا اظہار کیا جاتا ہے۔ شیخ یوسف وجوی اپنی کتاب مقالات و فتاویٰ میں کہتے ہیں: متاخرین کے درمیان اس کے استعمال کے حکم کے بارے میں اختلاف ہوا ہے، کچھ نے اسے حلال اور کچھ نے حرام قرار دیا ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ اسے مطلقاً حلال یا حرام قرار دینا مناسب نہیں ہے کہ ایسا کرنا افراط و تفریط سے خالی نہ ہوگا۔ اس صورت میں پینے والے کی حالت اور اس پر اسے پینے کے نتائج کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ اب جس کے لیے تمباکو نوشی مضر ہوگی اور اس کی صحت کے لیے بھی یہی حرمت کا حکم ہوگا۔ مالی اور بدنی ضرر کسی میں نہ پایا جائے تو اس کے لیے بدن کا جائزہ ڈاکٹر لے کر بتائے گا کہ اس پر حرام ہے یا نہیں، اور مالی ضرر تو ہر انسان خود سمجھتا ہے۔

انسداد کے لیے اقدامات

ایک چوتھا گروہ اس بحث سے صرف نظر کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اتفاق رائے سے جو موقف سمجھ میں آتا ہے وہ اس کا انسداد ہے کہ آئندہ کے لیے پورا زور اس کے انسداد پر صرف کیا جائے۔

انسداد دو طریقوں سے ممکن ہے: بچاؤ (Prevention) اور علاج (Treatment)۔
دانش مندی تو مصیبت آنے سے پہلے اس سے بچنے کا نام ہے، مثل مشہور ہے: 'پریہیز علاج سے

بہتر ہے۔

اس وقت دنیا بھر میں تمباکو نوشی کے خلاف جو مہم جاری ہے اس میں مکمل تائید کرنا اور تعاون کرنا انسداد کو یقینی بنانے کے مترادف ہے۔ اب تمباکو نوشی منع ہے کی بجائے یہ صحت پر حملہ ہے کے نعرے کو اپنایا گیا ○ کم عمر بچوں کو سگریٹ فروخت کی ممانعت ○ ڈبی پر مضرت لکھنا ○ سگریٹ میں مضر مواد کو کم کرنا ○ تفرریوں میں غیر تمباکو نوشوں کو ترجیح ○ عوامی جگہوں پر ممانعت ○ بھاری ٹیکس لگانا ○ تشہیر کی پابندی ○ اسکرین پر تمباکو نوشی پر پابندی ○ خلاف ورزی پر تادیبی سزاؤں کا اجرا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنے والوں کو جنت البقیع بھیج دیا کرتے تھے۔ یہ مدینہ کا مشہور قبرستان ہے۔ یہ بھی ایک انسدادی اقدام تھا۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہی کرنی ہے۔ اس لیے ہمیں ہمارا احساس اس فرض کی طرف بلا رہا ہے کہ انسانی زندگی کے تحفظ کے لیے ذات، گھر، محلہ، شہر، صوبہ، مملکت اور بین الاقوامی دائرے تک جہاں تک ہو سکے ہم انسانی جان کو بچانے کے لیے کمر بستہ ہو جائیں۔ آج اس زمین پر جو ظلم، زیادتی، قتل و غارتگری ہو رہی ہے، جو لوگ زندہ ہیں وہ اس میں شریک ہیں، یا پھر بری الذمہ ہونے کے لیے ان کو کچھ کرنا ضروری ہے۔ حرام، مکروہ اور مباح کی ان ساری بحثوں میں جو اتفاق رائے کا نقطہ نظر ہے وہ یہ ہے کہ انسدادِ تمباکو نوشی جہاد ہے۔ جو لوگ بتلا ہیں اور جو بتلا نہیں ہیں، سب کا اس پر ان شاء اللہ اتفاق ہے۔ **مَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا** (المائدہ: ۵: ۳۲) ”جس نے ایک فرد کی جان بچائی گویا ساری انسانیت کی جان بچائی“۔ چونکہ علما اور معاشرے کے لوگوں میں سے بہت سے اس عادت کا شکار ہو چکے ہیں اس لیے شرعی حکم کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن بچنے کے حوالے سے ہر فرد اس کو بُرا سمجھتا ہے۔ نسوار، پانی، حقہ، یہ تمام بھی اسی طرح خطرناک ہیں۔ اس لیے معاشرے کو اس لعنت کے ہر رنگ سے پاک کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ **وَ اللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَ لَئِكَ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ** (یوسف: ۲۱: ۱۲) ”اللہ تعالیٰ اپنے احکامات کو غالب کرنے والا ہے۔ اکثر انسان نہیں جانتے“۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔